انتقاد

حیات اقبال کا ایک جزباتی دور اور دوسرے مضامین

علامہ اقبال کی زندگی اور ان کے افکار و تعلیمات پر بہت کافی لکھا جاچکا ہے - لیکن پروفیسر محمد عثمان (گورنمنٹ کالج لاھور) نے اپنے ان مضامین میں علامہ مرحوم کی زندگی اور ان کی تعلیمات کے بعض ایسے پہلوؤں کو موضوع بحث بنایا ھے ' جن پر عام طور سے بہت ھی کم لکھا گیا ھے - اور ان میں سے ایک دو پہلو تو ایسے ھیں ' جن پر شاید اب تک کسی نے قلم نہیں اٹھایا - زیر نظر کتاب کی ایک خصوصیت تو یہ ھے - اور اس کی دوسری خصوصیت یہ ھے کہ عثمان صاحب نے جس موضوع پر لکھا ھے ' بہت پڑھ کر لکھا ھے - کافی سوچ بچار کے ساتھ لکھا ھے اس لئے ان مضامین میں جہاں متعلقہ موضوعات کا حتی الوسع پورا احاطہ کیا گیا ھے ' وھاں اس ذیل میں ایسی بحثیں بھی ھیں ' جو پڑھنے والے کو نئی سوچ دیتیں اور اسےمزید سوچنے پر مجبور کرتی ھیں -

اس مجموعے کا سب سے زیادہ جاذب توجہ مضمون '' حیات اقبال کا ایک جذباتی '' دور ھے - ھماری ملی ' فکری اور بہت حد تک اخلاقی و مذھبی زندگی میں بھی علامہ اقبال کا ایک قابل احترام مقام ھےاور ان کی زندگی کے کسی '' جذباتی دور '' کو موضوع بحث بنانا بڑا نازک معاملہ ھے لیکن قابل تعریف بات یہ ھے کہ اس دور پر جو بھی مواد عثمان صاحب کو ملا ' وہ انھوں نے کم و بیش سب پیش کر دیا ' لیکن اس کو پیش کرنے کا انداز ایسا ھے کہ سب کچھ پڑھنے کے بعد علامہ مرحوم کی شخصیت کے بارے میں ھمارے

دل میں کوئی ناخوشگوار جذبہ پیدا نہیں ہوتا ۔ عثمان صاحب نے اس ضمن میں بالکل بجا فرمایا ہے کہ اپنے تمام شاعرانہ اور فن کارانہ جذبات کے باوجود علامہ اقبال کی طبیعت میں ایک خاص طرح کا توازن اور اعتدال تھا ، اور پھر عنفوان شباب ہی میں ان کے اندر ایک پیغام کے حامل ہونے کا شعور پیدا ہو چکا تھا ۔ علاوہ ازیں اس زمانے کا سیال کوٹ اور لاہور کا معاشرہ بڑا ہی سخت روایت پرست تھا ۔ غرض یہ حالات تھے ' جنہوں نے ان کے اس جذباتی دور کی شوریدگی کو قابو میں رکھا ۔ اور آخر میں وہ اس مقصد کی تکمیل کر سکے ' جس کے لئے قدرت نے انہیں پیدا کیا تھا ۔

من جملہ مذکورہ بالا اسباب کے ' جنہوں نے اقبال کو اس دور میں سہارا دیا ' ہمارے خیال میں ایک اور سبب جو اقبال کو جذبات کے اس منجدھار سے نکال کر بہت جلد ساحل امن پر لے جانے کا باعث بنا ' مذہب اسلام سے ان کی عشق کی حد تک جذباتی وابستگی بھی تھی ' جو ظاہر ہے ان کو اس ماحول سے ملی ۔ جس میں وہ پیدا ہوئے اور ان کی نشو و نما ہوئی ۔ چنانچہ باوجود تمام جدید و قدیم فلسفہ پڑھنے ۔ اور ایک فلسفی اور حکیم ہونے کے آخر تک اقبال کی زندگی میں حکمت و فلسفہ پر عشق کی حد تک اسلام سے یہ جذباتی وابستگی برابر غالب رہی ہے ۔

اس مجموعے میں " معاشیات " کے بارے میں اقبال کے جو افکار و آراء تھے ' ان پر کوئی چار مضامین ہیں ۔ تعلیمات اقبال کا یہ پہلو ہماری خاص توجہ کا طالب ہے ' اور اقبالیات پر لکھنے والے ہمارے عام اہل قلم اسے زیادہ درخور اعتناء نہیں سمجھتے ۔ عثمان صاحب نے اس پہلو کو پوری طرح اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور بتایا ہے کہ اقبال ایک ایسا معاشی اشتراکی نظام چاہتے تھے ' جس کی روح اسلامی ہو ' موصوف کے الفاظ میں " اقبال کی بصیرت سے دیکھا جائے تو اسلام کے اندر روس بھی ہے اور روس کے علاوہ وہ سب کچھ بھی جس کی پیاس اور ضرورت نسل انسانی قیامت تک محسوس کرتی رہے گی " ۔

ایک مضمون کا عنوان ہے '' قرآن کی آئینی حیثیت اور اقبال '' - برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے شاہ ولی اللہ صاحب نے قرآن کے مطالعہ اور اس میں تدبر کرنے پر بہت زور دیا - عثمان صاحب لکھتے ہیں کہ اس معاملے میں سر سید کا بھی یہی مسلک تھا اور علامہ اقبال بھی اسی پر عمل پیرا تھے - چنانچہ انھوں نے اپنی شاعری میں اس مضمون کو -

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

مختلف انداز میں بار بار بیان فرمایا ہے- وہ شروع شروع میں مباحث حدیث کے ضمن میں مولانا سید سلیمان ندوی کی طرف رجوع کرتے رہے - لیکن عثمان صاحب کے الفاظ میں '' چند سال بعد مولانا شبلی کی '' الکلام '' میں اقبال کی نظر سے شاہ ولی اللہ کا ایک اقتباس گزرا جس نے ان کو چونکا دیا (اقبال نامہ حصہ اول ص ۱۶۰) - اس تقریب سے انہوں نے حجۃ اللہ البالغہ کا مطالعہ کیا (ایضاً ص ۱۶۳) اور جو خیال ان کے دل کی گہرائیوں میں سالہا سال سے موجود تھا ' اور جس کی تصدیق و تائید وہ کسی مستند عالم دین سے چاہتے تھے ' وہ ہو گئی '' -

اور وہ خیال کیا تھا ' اس کی وضاحت عثمان صاحب نے یوں کی ہے -

'' زندگی کے آخری ایام میں جب ایک علم دوست ملاقاتی نے ان سے دریافت کہ کیا خارج از قرآن ذخیرہ احادیث و روایات اور کتب فقہ وغیرہ شامل کر کے اسلام مکمل ہوتا ہے یا صرف قرآن اس باب میں کفایت کرتا ہے ؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیزیں تاریخ و معاملات پر مشتمل ہیں - ان کی بھی ضرورت ہے- ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کن ضروریات کے ماتحت وضع کی گئیں لیکن نفس اسلام قرآن مجید میں بکمال و تمام آ چکا ہے - خدا تعالیٰ کا منشا دریافت کرنے کے لئے ہمیں قرآن سے باہر جانے کی ضرورت نہیں (ملفوظات اقبال : ۵۸) -

کتاب بڑے اہتمام سے چھپی ہے ' کاغذ بڑھیا قسم کا ہے - کتابت بڑی اچھی ہے - اور طباعت اس سے بھی اچھی ہے ضخامت ۲۸۸ صفحات - قیمت ۷ روپے

ناشر ' مکتبہ جدید - لاہور

(م - س)